محمد عثمان صدیقی

ایک حدیث

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ، قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ، وَکَانَ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ، مَرَّتَیْنِ، فَمَا زَالَ یَقُوْلُھَا حَتّٰی قُلْتُ لَا یَسْکُتُ۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر)۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں بتاؤں کہ بہت بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ ہم نے عرض کیا، کیوں نہیں؟ اے اللہ کے رسول ضرور بتایئے۔ فرمایا۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔! اس وقت آپ ٹیک لگائے بیٹھے تھے، جس وقت یہ الفاظ ارشاد فرمائے تو سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ فرمایا، خبردار! جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی دینے سے بچو۔ یہ لفظ آپ نے دو دفعہ فرمائے۔ اس کے بعد فرماتے چلے گئے۔ راوی کہتا ہے، آپ نے اس کثرت سے یہ لفظ ارشاد فرمائے کہ مجھے شبہ ہونے لگا شاید آپ سکوت نہیں فرمائیں گے۔

اس قسم کی اور بھی متعدد احادیث ہیں، جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کی نشان دہی کی ہے اور ان سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ حدیث اس لحاظ سے نہایت اہم ہے کہ اس میں شرک باللہ اور والدین کی نافرمانی کا ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کا جائز حکم ماننے سے انکار کرنا دونوں اکبر الکبائر کی تعریف میں آتے ہیں۔ قرآن مجید میں واضح طور سے ارشاد ہے:

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ہ

(بنی اسرائیل: ۲۳)۔

یعنی تیرے رب نے تمہیں حکم دے دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت نہ کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن

سلوک کرو، اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو کبھی اف بھی نہ کہو اور نہ ڈانٹ ڈپٹ کرو، اور ان سے بات کرتے وقت ادب کے تمام تقاضوں کو ملحوظ رکھو۔

یہاں قرآن نے اللہ کی عبادت اور والدین کے ساتھ حسنِ معاملہ کو اکٹھا بیان فرمایا ہے ٹھیک اسی طرح آنحضرتؐ نے اللہ کے ساتھ شرک اور ماں باپ کی نافرمانی کو ایک ہی شے قرار دیا ہے۔ جس طرح شرک سے قباحتیں پھیلتی اور بے شمار برائیاں جنم لیتی ہیں، اسی طرح ماں باپ کی نافرمانی سے معاشرے میں ابتری پیدا ہوتی ہے۔ شرک کا خاصا یہ ہے کہ وہ اللہ سے انسان کے تعلق کو منقطع کرتا اور توحید کی نفی کرتا ہے۔ ہمت اور جرأت کے آثار کا خاتمہ کر کے بزدلی اور جبن کی فضا پیدا کرتا ہے۔ والدین کی نافرمانی سے اولاد ان کی دعاؤں سے محروم ہو جاتی ہے اور بالآخر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اسے ذلت اور رسوائی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کہنا چاہیے کہ عواقب و نتائج کے اعتبار سے یہ دونوں معصیتیں انتہائی نقصان اور خسران کا باعث بنتی ہیں۔

اس کے ساتھ ہی آنحضرتؐ نے جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی دینے سے انتہائی سختی کے ساتھ منع فرمایا۔ آپ نے کئی مقامات میں مختلف الفاظ اور پیرایۂ بیان میں کذب بیانی اور جھوٹی شہادت دینے سے لوگوں کو روکا ہے۔ جھوٹ بے شمار اخلاقی اور روحانی بیماریوں کی جڑ ہے۔ اسی طرح جھوٹی شہادت سے بھی معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ اس سے کئی خاندان متاثر ہوتے ہیں۔ غلط کردار آدمی اس سے بچ جاتے اور ناکردہ گناہ پھنس جاتے ہیں ـــــ اسلام کا اصل مقصد لوگوں کو امن و امان اور سلامتی مہیا کرنا ہے، وہ اسی کی دعوت دیتا اور دنیائے انسانیت کو یہی راہ دکھاتا ہے، کیونکہ یہی سیدھی اور درست راہ ہے اور یہی کامرانی و کامیابی کی ضامن ہے۔ اگر وہ اس راہ کو ترک کر کے جھوٹ، فریب اور مکر و دجل کی راہ اختیار کرے گا تو ہر آن دھوکے میں مبتلا رہے گا۔ خود بھی ابتلا کا شکار ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کے منصوبے بناتا رہے گا۔

قلب کی صفائی، ذہن کی پاکیزگی اور قول و عمل کی برتری سچائی اور صدق کے ذریعے ابھرتی ہے۔ انسان جس قدر صادق القول ہوگا، اسی قدر معاشرے میں معزز و محترم گردانا جائے گا، اور جس قدر جھوٹا، غلط بیان، ماں باپ کا نافرمان اور احکامِ الٰہی سے روگرداں ہوگا، اسی نسبت سے لوگوں کی نظروں میں مردود قرار پائے گا۔ کوئی شخص اس پر اعتبار نہیں کرے گا اور کسی کے دل میں اس کا وقار باقی نہیں رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو شرک سے دور رہنے، ماں باپ کی حکم عدولی سے بچنے، جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی دینے سے انتہائی سخت الفاظ میں منع فرمایا ہے۔